رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷	مورخہ ۱۰ شوال ۱۳۵۸ھ	یوم چہارشنبہ	مطابق ۲۲ نومبر ۱۹۳۹ء	نمبر ۲۶۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبدیلئے مذہب کی قانوناً ممانعت کی خواہش

ڈاکٹر مونجے سنبھال خویش ہندوؤں کے سب سے بڑے محافظ اور ان کے خیر خواہ ہیں۔ وُہ کوشش کرتے رہتے ہیں۔ کہ جس طرح بھی ممکن ہو۔ ہندوؤں کو طاقت ور اور بہادر بنائیں۔ تاکہ وُہ مسلمانوں پر غالب آسکیں۔ اور ان کے گلے میں دائمی غلامی کا طوق ڈالے رکھیں اسی خواہش سے مونجے صاحب نے ہندوؤں کو گوشت کھانے کی تلقین کی۔ اور بار بار کہا۔ کہ گوشت نہ کھانے کی وجہ سے ہندوؤں میں طاقت۔ اور جُرأت کا فقدان ہے۔ اور گوشت خوری میں ہی مسلمانوں کی طاقت اور قوت کا راز پنہاں ہے۔ معلوم نہیں۔ ہندوؤں نے پہلے کی نسبت گوشت خوری کی طرف زیادہ توجہ کی ہے۔ یا نہیں۔ اور اس طرح ان میں کس قدر جُرأت اور شجاعت پیدا ہو چکی ہے۔ مگر اس میں شک نہیں کہ مونجے صاحب نے اس پر زور بہت دیا ہے۔

پھر مونجے صاحب نے بڑی کوشش اور سعی سے ایک ملٹری کالج قائم کیا ہے جس میں ہندو نوجوانوں کو فوجی تربیت دی جاتی ہے۔ اور انہیں جنگ کے کرتب سکھائے جاتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے معلوم ہوتا ہے۔ مونجے صاحب کے دل سے ہندوؤں کے مغلوب رہنے اور روز بروز کم ہوتے جانے کا خطرہ دُور نہیں ہوا۔ اور اس لئے انہوں نے ایک اور تجویز پیش کی ہے۔ چنانچہ حال میں سندھ ہندو کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے انہوں نے جو تقریر کی اس میں ہندوستان میں اقلیتوں کے سوال کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔

"یورپ میں اقلیتیں طبقاتی۔ یا قومی ہیں۔ جس طرح پولینڈ میں جرمن ہیں۔ وہاں مذہبی اقلیتیں نہیں پائی جاتیں ہندوستان میں اگر مذہب تبدیل کرنے کی قانوناً ممانعت کر دی جائے تو اقلیتوں کے مسئلہ کا حل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس طرح اقلیتیں مستقل ہو جائیں گی۔ اور ان کی تعداد میں کمی بیشی نہ ہوگی"

چونکہ ہندو دھرم کا یہ بنیادی مسئلہ ہے۔ کہ کسی غیر مذہب کے انسان کو ہندو دھرم میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے اور ہندوؤں کا آریہ سماجی فرقہ لگاتار کئی سال سے تجربہ کر کے دیکھ چکا ہے۔ کہ ویدک دھرم قطعاً اس قابل نہیں ہے۔ کہ کسی دوسرے مذہب کے انسان کو اور خاص کر اسلام سے برگشتہ ہونے والے کو جذب کر سکے۔ اور اس قسم کی کوشش الٹی ہندوؤں کے لئے مضر ثابت ہوتی ہے اس لئے یہ صرف مونجے صاحب کی آواز نہیں۔ بلکہ ہندوؤں کے کثیر حصہ کی ہے۔ جو کہہ رہا ہے۔ کہ تبدیلئے مذہب کی قانوناً ممانعت ہونی چاہیئے۔ چنانچہ ہندو کانفرنس کے بھرے پنڈال میں کوئی ایک آواز بھی اس کے خلاف نہ اُٹھی۔ لیکن بظاہر یہ وجہ بیان کی گئی ہے۔ اس طرح اقلیتوں کے سیاسی حقوق کا سوال حل ہو جائے گا کیونکہ ان کی تعداد میں کمی بیشی نہ ہوگی۔ حالانکہ یہ قطعاً غلط ہے۔ تبدیلئے مذہب کے علاوہ اور بھی کئی ایسے اسباب ہیں۔ جن سے اقلیتیں گھٹ یا بڑھ سکتی ہیں۔ مثلاً اولاد کی کثرت اور قلت۔ یا وباؤں اور متعدی امراض کا کم یا زیادہ شکار ہونا۔ اقوام کی ترقی اور تنزل میں خاص اثر رکھتا ہے۔ اور یہ ایسے قدرتی امور ہیں۔ جو انسانی دسترس سے باہر ہیں۔ اور منشاء ایزدی جس قوم کو ترقی دینے کا ہوتا ہے۔ اس کی حمایت میں اور جسے تباہ کرنے کا ہوتا ہے۔ اس کے خلاف کام کرتے ہیں۔ پس یہ قطعاً غلط ہے۔ کہ مذہب کی تبدیلی کی قانوناً ممانعت ہو جانے پر قوموں کی تعداد میں کمی بیشی نہ ہوگی۔ لیکن مذہب کے متعلق اس قسم کی پابندی برداشت کون کر سکتا ہے۔ صرف وہی لوگ جو یہ تجویز پیش کر رہے ہیں۔ یا پھر وہ جو مذہب کی حقیقت سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ ورنہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ جو لوگ مذہب کو خدا اور بندہ کے درمیان تعلق پیدا کرنے کا ذریعہ سمجھتے ہوں۔ وُہ یہ گوارا کر لیں۔ کہ جس مذہب کو وُہ حق سمجھتے ہیں۔ اس کی دوسروں کو دعوت نہ دیں۔ اور پھر جسے حق مل جائے اس کے رستہ میں قانون روک بن کر کھڑا ہو جائے۔

پھر اسلام تو وُہ مذہب ہے۔ جو اپنے پیروؤں کا سب سے بڑا فرض دوسروں کو دعوت حق دینا اور اسلام کی طرف بلانا قرار دیتا ہے۔ اور کوئی مسلمان اس فرض کی ادائیگی سے دست بردار ہو کر مسلمان کہلانے کا ہی مستحق نہیں رہتا۔ پس ہندوؤں کو یہ قطعاً توقع نہ رکھنی چاہیئے۔ کہ مسلمان ان کی کسی اس قسم کی تجویز کو کبھی سننے کے لئے بھی تیار ہو سکیں گے یہ الگ بات ہے۔ کہ ان کا کثیر حصہ عملی طور پر ہندوؤں کی اس خواہش کو پورا کر رہا ہے یعنی وُہ تبلیغ اسلام سے کلیتہً غافل ہو چکا ہے لیکن خدا تعالٰے کے فضل سے جماعت احمدیہ اسی غرض و غایت کو لے کر کھڑی ہے اور خدا تعالٰے کے فضل سے چار دانگ عالم میں اشاعت اسلام

احمدی مبلغ مولوی محمد نذیر صاحب رضا پر قاتلانہ حملہ کے تفصیلی حالات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد نذیر صاحب مبلغ جماعت احمدیہ کے احمد آباد (کاٹھیاواڑ) میں ایک مخالف احمدیت کے ہاتھوں شدید طور پر زخمی ہونے پر جہاں حکومت بمبئی اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ احمد آباد کو بذریعہ تار توجہ دلائی گئی۔ وہاں قادیان سے ملک عبدالعزیز صاحب مولوی فاضل اور حکیم فیروز الدین صاحب کو تیمارداری کے لئے اور مفصل حالات سے اطلاع دینے کے لئے روانہ کر دیا گیا۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ ان کے جانے تک مولوی محمد نذیر صاحب کی حالت جس کے نہایت تشویشناک ہونے کی اطلاع موصول ہوئی تھی سنبھل گئی تھی۔ جیسا کہ ان تاروں سے ظاہر ہے۔ جو شائع کی جا چکی ہیں۔ اب مفصل حالات جو بذریعہ ڈاک موصول ہوئے ہیں۔ وہ بیان کئے جاتے ہیں۔

ملک عبدالعزیز صاحب لکھتے ہیں۔

احمد آباد ۱۷ - نومبر ہم آج ۱۲ بجے ہسپتال میں مولوی صاحب کے پاس پہنچ گئے۔ الحمد للہ کہ مولوی صاحب کی حالت نسبتاً اچھی ہے۔ اور وہ بظاہر خطرے سے باہر ہیں۔ آج جب ہم یہاں پہنچے تو سب انسپکٹر پولیس نے ہم کو ہسپتال میں مولوی صاحب کے سامنے بتلایا۔ کہ حملہ آور گرفتار کر لیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہاں پر اٹھارہ ہزار کے قریب پٹھانوں کی آبادی ہے۔ اور مسلمان ان کے ہاتھوں میں ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ ایک پٹھان کا اس واردات میں ہاتھ ہے۔ اور اس واردات کا منصوبہ ان لوگوں نے پہلے باندھا ہوا تھا۔ حکیم رحمت اللہ صاحب کو بھی انہوں نے یہ کہہ کر کہ مناظرہ میں ہم حقیقت معلوم کر کے تمہارے ساتھ ہو جائیں گے۔ دہوکہ دیا۔ اس دھوکے میں آ کر حکیم صاحب نے مناظرہ کا ارادہ کیا۔ اور شوکت میدان میں مناظرہ قرار پایا۔ پاس کے ایک ہوٹل میں جس کا نام بسم اللہ ہے۔ اس کے متعلق بات چیت ایک ہندوستانی مولوی سے ہو رہی تھی۔ کہ چند پٹھان وہاں پہنچے۔ مولوی محمد نذیر صاحب نے پوچھا مناظرہ کی اجازت لی گئی ہے۔ یا نہیں اور کیا حفظ امن کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس کا جواب یہ دیا گیا۔ کہ ہمیں اس کی ضرورت نہیں۔ ہجوم زیادہ ہونے پر سب لوگ ہوٹل سے باہر آ گئے۔ اور باہر آنے پر یہ حادثہ ہو گیا۔ حملہ آور ایک گجراتی نوجوان ہے۔ یہاں حکیم صاحب علاوہ صرف دو اور احمدی ہیں جن کو قتل کی دھمکی دی گئی ہے ہمیں بھی بتایا گیا ہے۔ کہ ہمارا چلنا پھرنا خطرہ سے خالی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کے شر سے محفوظ رکھے۔

حکیم فیروز الدین صاحب اپنے ۱۸ - نومبر کے خط میں لکھتے ہیں۔

مولوی محمد نذیر صاحب کو کل پھر پیشاب کی روک ہو گئی تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل اور ڈاکٹر کی کوشش سے رات کو پیشاب آ گیا۔ ابھی نفخ ہے۔ زخم ناف کے قریب بائیں جانب ۸ انچ ہے۔ حالت اچھی ہے۔ سول سرجن یورپین نہایت ہمدردی سے دن میں کئی بار خود آ کر تسلی دیتا اور دیکھتا ہے۔ پہلے تین روز حالت بہت خراب رہی جس سے زندگی کی کوئی امید نہ تھی۔ مگر اب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اور آپ سب کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حالت کو بدل دیا ہے۔

یہاں ایک صاحب شیخ رحمت اللہ صاحب اصل وطن کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور جو پہلے مختلف جگہوں میں مدراس بمبئی بنگلور میسور وغیرہ میں رہتے تھے تین سال سے احمد آباد میں مقیم ہیں۔ لباس بھگوا پہنتے ہیں۔ غریب آدمی اور پرانے احمدی ہیں۔

دوسرا شخص مسمی عبداللہ خان صاحب اصل وطن خان دیس ناگ بھیڑ ضلع چاندا کپڑا بننے کا کام کرتا ہے۔ قریباً آٹھ سال سے احمد آباد میں ہے تین ماہ سے احمدی ہوا ہے۔ تیسرا شخص محمد وزیر صاحب منصوری یہ بھی کپڑا بننے کا کام کرتا ہے۔ مگر آجکل بیکار ہے۔ یہ قصبہ جلگاؤں خان دیس کا رہنے والا ہے۔ قریباً تین ماہ سے یہاں آیا ہے ڈیڑھ ماہ سے احمدی ہوا ہے۔ اس کا ماموں کچھ بااثر ہے۔ اس نے چند مولویوں سے مل کر مولویوں سے پراپیگنڈا کرایا کہ یہ لوگ کافر ہیں۔

یہ شہر سخت جاہل مالداروں کا ہے۔ جن میں ۱۸۰۰۰ پٹھان سرحدی رہتے ہیں۔ ان کا ایک طبقہ سود خوار ہے۔ جو صرف سود کی غرض سے مقیم ہے۔ ایک حصہ ان پٹھانوں کا ہے۔ جنہیں ہندو مالداروں نے حفاظت کے لئے ملازم رکھا ہوا ہے۔ مولویوں نے اب ان پٹھانوں میں جوش پیدا کر دیا ہے۔ کہ قادیانی لوگ کافر ہیں۔ ان کو قتل کرنا چاہئے۔

دو ماہ سے کچھ پٹھان مولویوں کو ہمراہ لے کر حکیم شیخ رحمت اللہ صاحب کے پاس آ کر کہتے یا توبہ کرو۔ یا ہمارے ساتھ مباحثہ کرو۔ حکیم رحمت اللہ ہندو محلہ میں رہتے ہیں۔ ہندو کثرت سے جمع ہو جاتے اور پٹھانوں کو ہاتھا پائی سے روکتے۔ آخر ایک پٹھان نے جو اپنے آدمیوں میں خاص اثر رکھتا ہے۔ مناظرہ کے لئے کہا۔ جس پر حکیم رحمت اللہ صاحب خوش ہو گئے کہ اب خوب تبلیغ ہو گی۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ مناظرہ کی تجویز تو بہانہ تھی ارادہ مخالفین کا قتل کرنا ہی تھا۔ چنانچہ ۱۲ - نومبر کو مولوی محمد نذیر صاحب پہنچے۔ ۱۳ - نومبر کو مناظرہ کے لئے خط لکھا گیا۔ جس کا جواب رات کو آیا۔ کہ شوکت میدان میں پہنچ جاؤ۔ وہاں پہنچے تو جیسے اوپر ذکر آیا ہے۔ ایک شخص نے مولوی صاحب کے پیٹ میں چاقو گھونپ دیا۔ اور دوسرے احمدیوں پر بھی حملہ کر دیا۔ مولوی صاحب بھاگے ہوئے تھانہ میں پہنچ گئے۔ جہاں سے ان کو ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ پہلے پٹی باندھی گئی۔ اور پھر بحکم سول سرجن صاحب اپریشن کیا گیا۔ انتڑیاں تو بچ گئیں۔ مگر زخم چھ انچ گہرا ہو گیا۔ اپریشن کے بعد حالت خراب ہوتی گئی۔ پیشاب پاخانہ بند ہو گیا۔ اور دو روز بند رہا۔ ٹیکے لگانے پر یہ تکلیف دور ہو گئی۔ اب حالت پہلے سے اچھی ہے۔ کمزوری بہت ہے احباب دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مولوی محمد نذیر صاحب کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے اور دوسرے احمدیوں کو دشمن کے شر سے محفوظ رکھے آمین۔ ناظر دعوت و تبلیغ

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ - نومبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق پونے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کل شب اسہال کی شکایت رہی صبح کچھ آرام تھا اور دن بھر بھی خدا کے فضل سے طبیعت اچھی رہی الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت متلی اور بخار کی وجہ سے علیل ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں ؂

"الفضل" کا جوبلی نمبر اور احباب کرام

خدا تعالیٰ کے فضل سے "الفضل" کے جوبلی نمبر کی کتابت شروع ہو چکی ہے۔ اور عنقریب چھپائی شروع ہو جائے گی۔ چونکہ جنگ کی وجہ سے کاغذ اور دیگر سامان طباعت سخت گراں ہو چکا ہے۔ اس لئے ارادہ یہ ہے۔ کہ جس قدر درخواستیں جوبلی نمبر کے لئے موصول ہوں۔ اسی قدر پرچہ چھپوایا جائے۔ مگر افسوس ہے کہ احمدی جماعتوں کے ذمہ وار کارکنوں نے ابھی تک باوجود بذریعہ اخبار و خطوط بار بار توجہ دلانے کے مطلع نہیں فرمایا کہ انہیں کتنے پرچے مطلوب ہوں گے۔ براہ مہربانی جلد سے جلد اطلاع دی جائے۔ تا کہ بعد میں افسوس نہ کرنا پڑے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مضامین نہایت اعلیٰ پایہ کے موصول ہو رہے ہیں۔ اور پرچہ انشاء اللہ نہایت شاندار ہو گا۔ (مینیجر)

چندہ جلسہ سالانہ کی شرح ماہوار آمد پر ۱۵ فیصدی مقرر ہے

امسال چندہ جلسہ سالانہ کی شرح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ایک ماہ کی آمد پر ۱۵ فیصدی مقرر ہے۔ احباب و عہدہ داران جماعت کو چاہئے۔ کہ اس شرح سے چندہ جلسہ سالانہ وصول کریں۔ کیونکہ اس سے کم شرح سے چندہ جلسہ سالانہ کی مطلوبہ رقم پوری نہ ہو سکے گی

ناظر بیت المال قادیان

206

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کی عظیم الشان کامیابی کا ذکر مصر کے ایک مشہور اخبار میں

مصر کے اخبار "الفتح" نے جو احمدیت کا سخت مخالف ہے۔ حال میں ایک مقالہ شائع کیا ہے جسے ہمارے معزز معاصر البشریٰ نے اپنے جمادی الآخر کے پرچہ میں درج کیا ہے۔ ذیل میں اس کا ترجمہ دیا جاتا ہے۔

میں نے تحریک احمدیت کو نہایت ہی حیران کن امر پایا ہے۔ احمدیوں نے مختلف زبانوں میں تقریر و تحریر کے ذریعہ احمدیت کو ایک بلند مقام پر پہونچا دیا ہے۔ اور مشرق و مغرب کے مختلف ممالک کے لوگوں اور قبائل میں اپنے خیالات اور دعاوی پہونچانے کے لئے انہوں نے اپنے اموال بے دریغ خرچ کئے ہیں۔

جماعت احمدیہ نے اپنی باہر کی جماعتوں میں بھی نہایت عمدگی سے انتظام قائم کر رکھا ہے۔ یہاں تک کہ اب یہ جماعت ترقی کرتی کرتی نہایت مضبوط ہو گئی ہے۔ اس کا سلسلہ نہایت عظیم الشان ہے۔ اور ایشیا یورپ۔ امریکہ اور افریقہ میں ان کے تبلیغی مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ جو علم اور عمل کے لحاظ سے عیسائی مرکزوں کے برابر ہیں۔ مگر نتیجہ اور کامیابی کے لحاظ سے عیسائی احمدیوں کا ذرہ بھر بھی مقابلہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ قادیانی لوگ اپنے پاک اسلامی حقائق اور دلائل رکھنے کی وجہ سے عیسائیوں سے کامیابی میں بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ پس جو شخص ان کے حیران کر دینے والے کاموں کو دیکھیگا۔ اور ان کاموں کی حقیقی قدر کرے گا۔ وہ یقیناً دہشت اور تعجب میں پڑ جائے گا۔ کیونکہ اس چھوٹی سی جماعت نے دین کے لئے وُہ جہاد اور کام کیا ہے جسے لاکھوں مسلمان بھی نہیں کر سکے۔ اور یہ لوگ اس جہاد اور اپنی شاندار کامیابی کو اپنے دعوے کی تائید میں بہت بڑا معجزہ پیش کرتے ہیں۔ اور ان کے دعوے کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے۔ کہ ان کے سوا باقی تمام لوگ جو اپنے آپ کو اسلام کیطرف منسوب کرتے ہیں۔ دینی لحاظ سے بالکل مردہ ہو چکے ہیں۔

ان حالات میں جب کہ عیسائی لوگ اپنے کام میں نہایت ہی سرگرم ہیں۔ تو کیا مسلمانوں کا یہ فرض نہ تھا۔ کہ یورپ اور امریکہ کے رہنے والے لوگوں کے ذہنوں سے باطل عقائد کو نکالتے۔ ہاں وہ باطل عقائد جنہیں عیسائی لوگ ان مسلمانوں کے دین اور نبی کے بارے میں اپنے ذہنوں میں رکھتے ہیں۔ ایسا کرنا مسلمانوں کے امراء اور علماء کا فرض تھا۔ مگر افسوس کہ قادیانیوں کے سوا کوئی ایک بھی انسان ایسا نہیں کر رہا۔ صرف اکیلے قادیانی ہی ہیں۔ جو ایسا کرنے میں اپنے مال اور اپنی جانیں پیش کر رہے ہیں۔

عام مسلمانوں کا تو یہ حال ہے۔ کہ اگر ان کے لیڈر کھڑے ہو جائیں اور تمام ممالک اسلامیہ سے احمدیوں کے برابر آدمی اور مال اکٹھا کرنے کے لئے تقریریں کرتے کرتے انکے گلے پڑ جائیں۔ اور لکھتے لکھتے ان کے قلم ٹوٹ جائیں۔ تو بھی لوگ اتنا مال اور جانیں انہیں پیش نہیں کریں گے جتنے یہ چھوٹی سی جماعت خرچ کر رہی ہے۔ حتیٰ کہ اس کے دسویں حصہ کے برابر بھی پیش نہ کر سکیں گے۔

جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب نیروبی

۲۹ر اکتوبر ۱/۲ ۹ بجے۔ جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب پیلے ہاؤس میں زیر صدارت مسٹر رُلیا رام مینی منعقد ہوا۔ تعداد حاضرین قریباً آٹھ سو تھی۔ سب سے پہلے سناتن دھرم سبھا کے ممبران نے بھجن گائے۔ بعد ازاں مسٹر زیبان مہتہ ایم۔ بی۔ ای نے حضرت زرتشت علیہ السلام کی سیرت پر انگریزی میں تقریر کی۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل اردو تقاریر ہوئیں۔

(۱) سیرت حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ . . . . سردار آتما سنگھ صاحب

(۲) " حضرت کرشن علیہ السلام . . . . . . پنڈت لکشمی نرائن صاحب شاستری

(۳) " حضرت مسیح موعود علیہ السلام . . . . چودھری محمد شریف بی۔ اے

(۴) " مہاویر جی مہاراج . . . . . . مسٹر نیگیمی کرمینپ

مسٹر سریندر ناتھ بی۔ اے۔ مسٹر نصیب چند صاحب اور سردار آتما سنگھ صاحب نے دلچسپ نظمیں پڑھیں۔

پبلک نے بہت دلچسپی سے تقاریر سنیں۔ اور مختلف مذاہب کے سرکردہ لوگوں نے نہایت خوشی سے تقاریر کرنے اور جلسہ کو ہر طرح کامیاب بنانے میں شوق سے حصہ لیا۔ جلسہ کا پروگرام چار زبانوں (یعنی انگریزی۔ اردو۔ گورمکھی اور گجراتی) میں شائع کیا گیا تھا۔ اور پبلک پر ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ یہ اتحاد بین المذاہب کا ایک نہایت عمدہ ذریعہ ہے۔ کہ مختلف مذاہب کے بزرگوں کے حالات ایک ہی سٹیج سے بیان کئے جائیں۔ پروگرام پانچ مذاہب کے نمائندوں نے متفقہ شائع کیا تھا۔

سب لوگوں نے ان جلسوں کی سپرٹ کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ سوائے بعض مقامی انجمن حمایت اسلام کے ممبران کے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذکر پر ہال سے باہر چلے گئے۔ اور اس طرح انہوں نے اپنے آپ کو دیگر اقوام کی نظروں سے گرا لیا۔

ملک احمد حسین صاحب نے اس جلسہ کے انتظامات میں نہایت محنت اور کوشش سے حصہ لیا۔ اور وُہ خاص دُعا اور شکریہ کے مستحق ہیں۔ نیز جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب۔ شیخ عبد الحی صاحب۔ ملک عبد المنان صاحب۔ شیخ نذیر احمد صاحب۔ چودھری نثار احمد صاحب۔ نذیر احمد صاحب اسلم۔ قاضی عبد السلام صاحب بھٹی اور چودھری عزیز احمد صاحب و محمد یوسف صاحب نے بہت محنت سے تقسیم پروگرام کے کام میں حصہ لیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار محمد شریف سیکرٹری تبلیغ نیروبی۔

یوم پیشوایان مذاہب کے لئے تیاری کی جائے

یوم پیشوایان مذاہب بہت قریب آ رہا ہے۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اس کی تیاری کے لئے کوشش شروع کر دیں۔ اور جس قدر بھی ہو سکے۔ مختلف مذاہب کے نمائندوں کو لیکچر کے لئے مدعو کیا جائے۔ نیز انجمن ترقی اسلام کی طرف سے ایک پمفلٹ "دعوۃ صلح" از چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب شائع ہو گا۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ جتنی کاپیاں مطلوب ہوں جلد لکھیں۔ تاکہ وقت پر مل سکیں۔

سیکرٹری ترقیٔ اسلام قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق وحکمت سے پُر ارشادات

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے درس الحدیث سے مختصر نوٹ

چاندی سونے کے برتنوں میں کھانے پینے اور ریشم پہننے کی ممانعت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی اور سونے کے برتنوں میں کھانا پینا مرد اور عورت دونو کے لئے منع فرمایا ہے۔ مگر حریر اور ریشم پہننا صرف مردوں کے لئے ممنوع ہے۔ ان چیزوں کی حرمت کا مسئلہ واضح ہے۔ کہ ایسا کرنے والا انسان علاوہ فضول خرچی کے انتہا درجہ کا عیش پرست ہو جاتا ہے۔ مردوں کو ریشم پہننے سے اس لئے منع فرمایا۔ کہ وہ آرام طلب نہ ہو جائیں۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ نفس کو جس بات کا عادی بنایا جائے اور جس سانچہ میں ڈھالا جائے اسی میں ڈھل جاتا ہے۔ آپ چند دن سخت کام کرنا چھوڑ دیں اور آرام طلبی اختیار کریں۔ تو پھر ذرا سا بھی کام کریں گے۔ تو اس کے کرنے میں سخت دقت محسوس کرینگے پس کام کا مرد وہی ہے جو خوب جفاکش ہو چونکہ ریشم پہننے سے جسم میں نزاکت پیدا ہوتی ہے۔ جو مردوں کے لئے موزوں نہیں اس لئے اس سے منع فرما دیا۔ خصوصاً عرب قوم جو ہر وقت بر سر جنگ رہتی تھی۔ اس کے لئے ضروری تھا۔ کہ اس کی جفاکشی قائم رکھی جائے اور ایسی تمام باتوں سے منع کر دیا جو ان کے اندر سستی اور آرام طلبی پیدا کر دینے والی ہوں سو اسلام نے تمام دنیا پر اور خصوصاً عرب قوم پر بہت بڑا احسان کیا۔ کہ ان کو تمام ایسی باتوں سے منع کر دیا۔ جو ان کی جفاکشی اور مردانگی میں خلل انداز ہو سکتی تھیں۔

تبرک اور عمل صالحہ

کسی متبرک وجود کا اپنے پاس کوئی تبرک رکھنا اپنی ذات میں کوئی بُری چیز نہیں ہے۔ بلکہ پسندیدہ امر ہے۔ کیونکہ احادیث سے ثابت ہے۔ کہ بعض صحابہ رضؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض چیزیں تبرک کے طور پر محفوظ رکھیں۔ اور بڑی بڑی قیمتیں ملنے پر بھی وہ کسی کو نہ دیں۔ چنانچہ زہیر بن ابی سلمٰی جو عرب کا بہت بڑا مشہور شاعر ہے فتح مکہ پر وہ مکہ سے نکل کر بھاگ گیا۔ کچھ مدت بعد وہ واپس آیا اور حضور کی تعریف میں ایک قصیدہ لکھ کرے آیا۔ جسے حضور کی مجلس میں اس نے پڑھا۔ جب اس نے قصیدہ کا یہ شعر پڑھا۔

اِنَّ الرَّسُوْلَ لَسَیْفٌ یُسْتَضَاءُ بِہٖ
مُھَنَّدٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ مَسْلُوْلُ

تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف اپنی چادر مبارک پھینک دی۔ اور اس کو اپنی پناہ میں لے لیا۔ وہ چادر زہیر کے رشتہ داروں میں بہت دیر تک محفوظ چلی آئی۔ بڑی بڑی قیمتیں پیش کی گئیں۔ مگر انہوں نے نہ دی۔ آخر معاویہؓ نے ایک لاکھ روپیہ دے کر اسے خرید لیا۔

پس تبرک بہت اچھی چیز ہے۔ مگر اصل تبرک اتباع ہے۔ ظاہری تبرک میں انسان ایسا نہ بہ جائے کہ اعمال صالحہ میں سست ہو جائے قرآن کریم کی آیت قد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل تبرک نبی کی حقیقی اتباع اور اس کا نمونہ بننا ہے۔ دیکھو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تبرکات اپنے پاس رکھتے تھے۔ مگر ان کا نمونہ نہ تھے اور نہ ہی ان کی حقیقی پیروی کرتے تھے۔ اس لئے باوجود اس کے کہ ان کے پاس ایک نبی کے تبرکات موجود تھے۔ جب انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار کیا۔ تو خدا تعالےٰ نے ان کو گمراہ قرار دے دیا۔ اور فرمایا۔ کہ بے شک تم ابراہیم کی نسل سے تو ہو۔ مگر تمہیں اس سے تعلق کوئی نہیں ہے بلکہ اِنَّ اولی الناس بابراھیم لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ وھذا النبیُّ والذین آمنو

کہ حضرت ابراہیم کے زیادہ قریب یہ نبی اور اس کے ماننے والے ہیں۔ نہ کہ تم جنہوں نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔ اور اس کی حقیقی اتباع سے انحراف کر لیا ہے۔ ومن یرغب عن ملّۃ ابراھیم الّا مَنْ سَفِہَ نَفْسَہٗ جس نے ابراہیم کی اتباع اور ملت سے منہ پھیر لیا۔ اس کا یہ حق نہیں۔ کہ وہ یہ دعوےٰ کرے کہ ہم ابراہیم میں سے ہیں۔ اور ہم اس کے حقیقی متبع ہیں۔ کیونکہ نبی کی پیروی کا محض دم بھرنا مگر اس کی اتباع نہ کرنا نادانی ہے۔

پس اس آیت سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اصلی تبرک اتباع ہے۔ دیکھو مومنوں کے پاس ابراہیمی تبرکات نہ تھے۔ مگر خدا تعالےٰ نے اِنَّ اولی الناس بابراھیم لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ وھذا النبی والذین آمنو۔ فرما کر ان کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زیادہ قریب اور تبرکات رکھنے والوں سے اعلےٰ وافضل قرار دے دیا۔

پس ظاہری تبرکات پر اتنا غلو نہیں کرنا چاہئے۔ اصل چیز عمل ہے۔ دیکھئے کہیں سے ثابت نہیں۔ کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے پاس حضور کا کوئی بال یا کوئی اور تبرک تھا۔ ایسا ہی حضرت خلیفہ اولؓ نے کبھی یہ نہیں کہا تھا۔ کہ میرے پاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بال ہے یا پگڑی کا پلہ یا جوتی ہے۔ مگر جو عزت وتکریم ان کو حاصل ہے۔ کیا وہ کسی تبرک رکھنے والے کو محض تبرک کی وجہ سے حاصل ہے۔

پس تبرکات مبارک چیز ہیں۔ بشرطیکہ ساتھ عمل بھی ہو۔ جیسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیاں اور کچھ اور چیزیں بھی تھیں۔ مگر چونکہ ساتھ عمل بھی تھا۔ اس لئے انہوں نے ہر لحاظ سے دنیا میں عزت پائی۔ جس طرح عمل کے بغیر ایمان چنداں فائدہ نہیں دے سکتا۔ اسی طرح عمل اور اتباع کے بغیر محض تبرک بھی چنداں مفید نہیں ہے۔

مَیں نے اسبات کو اس لئے تفصیل سے عرض کیا ہے۔ کہ بعض لوگ تبرکات رکھنے میں بہت غلو سے کام لیتے ہیں اور محض اس خیال سے کہ ہمارے پاس فلاں بزرگ کے بہت سے تبرکات ہیں۔ اعمال میں سست ہو جاتے ہیں اور بعض دفعہ ایسی ٹھوکر کھاتے ہیں۔ کہ ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

پس اگر کسی کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تبرک ہو۔ تو یہ تبھی موجب برکت ہوگا جب حضور علیہ السلام کی حقیقی اتباع کرے۔ اور اس چیز کو اپنے اندر پیدا کرے۔ جسے حضور اپنے اتباع کے اندر پیدا کرنا چاہتے تھے۔ اور جس کیلئے حضور دنیا میں تشریف لائے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ دکھانا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے پانی کا نکلنا ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔ اگر پچاس آدمیوں کا کھانا سو آدمیوں کے لئے کافی ہو جائے تو کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ ہر ایک نے آدھے پیٹ کھا لیا ہوگا۔ مگر اس موقع پر ایک چھوٹا سا برتن تھا اور ۱۴۰۰ آدمی تھے۔ حضور نے اپنا دست مبارک برتن میں رکھ دیا اور پانی اتنا بڑھا کہ سب آدمیوں نے وضو کیا۔ خوب سیر ہو کر پیا اور بعض نہائے بھی۔ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ اجی ایک چلو پانی پر ہر اک نے کفایت کر لی ہوگی۔

اس کے متعلق تاویل کرنے کی کوئی صورت نہیں۔ تاویل کرنے کی ضرورت وہاں ہوا کرتی ہے۔ جہاں کوئی بات صریح طور پر قانون قدرت کے خلاف نظر آتی ہو۔ دنیا میں یہ کوئی قانون اور اصل نہیں۔ کہ جو بات ہمارے ادراک اور حواس سے بالاتر ہو اس کا انکار کر دیا جائے۔ یا اس کی کوئی تاویل کر دی جائے۔ کیا وہ خدا جو زمین اور آسمان کو نیست سے ہست کرنے والا ہے۔ وہ اتنی طاقت نہیں رکھتا۔ کہ تھوڑے پانی کو بڑھا دے۔

ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ جس چیز کا وجود نہ ہو۔ اس کو پیدا کرنا بہت مشکل ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ کسی چیز کی کچھ مقدار ہو۔ اور اسے بڑھا دیا جائے۔ پس وہ خدا جس نے اس پانی

اسلامی بھائیونکی دوکان رجسٹرڈ کشمیری بازار لاہور کا تیار کردہ چین آملہ ہیر آئل رجسٹرڈ ہمیشہ استعمال کیا کریں ؛ (منیجر)

207
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار "زمزم" کا مشرکانہ اعتراض

"الفضل کی کسی گذشتہ اشاعت میں مولوی عبدالسلام صاحب بی۔ اے نے اپنے والد ماجد حضرت مولوی عبدالمجید صاحب مرحوم مونگھیری کی مختصر سی سوانح عمری شائع کرائی تھی۔ جس میں انہوں نے انتہائی اختصار سے کام لیتے ہوئے مرحوم کی زندگی کے چند روشن واقعات درج کرنے کے علاوہ ایک وہ واقعہ بھی لکھا تھا۔ جبکہ سیلاب کے زمانہ میں مولوی محمد علی آنجہانی پیر خانقاہ رحمانیہ نے اپنے مریدوں پر اپنی خدائی کا سکہ جمانے کے لئے لب دریا ایک جھنڈا نصب کر کے متکبرانہ طور پر کہا۔ کہ اب دریا آگے نہیں بڑھے گا۔ مگر مولوی عبدالمجید صاحب مرحوم نے ان کی اس حرکت کو توحید کے خلاف پا کر دعا مانگی تھی کہ "خدایا اب تیری مشیت کچھ بھی ہو۔ لیکن اگر آج دریا کی روانی رک جائے گی۔ تو بستی والے تیری توحید کو بھلا کر مولوی محمد علی کی پرستش شروع کر دیں گے۔ اس لئے اب سیلاب کی یورش کو نہ روک۔ اور سب سے پہلے میرا مکان غرق کر کے اپنی توحید کو بچا لے"۔ یہ ایک سچے مؤحّد کی دعا تھی۔ جس کو خدائے واحد نے نوازا۔ اور ایسا نوازا۔ کہ آناً فاناً راتوں رات ساری بستی پانی ہی پانی ہو گئی۔ اس طرح لوگوں کو کم از کم اتنا تو ضرور معلوم ہو گیا۔ کہ مولوی محمد علی ایک انسان ہے جس کے ہاتھ میں قضاء و قدر کی باگ ڈور نہیں۔ اور جسے اپنے گھر کو غرقابی سے بچانے کی بھی قدرت نہیں۔ یہ واقعہ مولوی عبدالمجید صاحب مرحوم کی توحید پرستی کا ایمان افروز ثبوت اور ان کی مردانہ شان کی ایک عظیم الشان دلیل تھی۔ لیکن "زمزم" کو یہ بات بری لگی۔ چنانچہ لکھتا ہے:۔ "فرمائیے جھنڈا نصب کرنے میں اسلام کے کس اصول کی مخالفت تھی؟ کون سا شرک اس میں آ کر گھس گیا تھا؟ سیلاب سے بچنے کے لئے دعا مانگنا۔ اور عوام کی تسلی کے لئے جھنڈا نصب کر دینا کون سا جرم عظیم تھا؟ مگر قادیانیت کے علم و عقل کی داد دیجئے۔ کہ مونگھیر کے قادیانی سے یہ حرکت نہ دیکھی گئی۔ کیونکہ وہ چاہتا تھا۔ کہ خدا کی مخلوق تباہ ہو۔ اور مولانا محمد علی مرحوم کی عقیدت دلوں سے نکل جائے"۔ (زمزم لاہور ۱۷ نومبر ۱۹۳۹ء)

مطلب یہ کہ اس ادعا کے ساتھ جھنڈا نصب کرنا۔ کہ پانی آگے نہیں بڑھ سکتا نہ تو شرک کی بات تھی۔ نہ خلاف اسلام۔ کیونکہ مولوی محمد علی صاحب نے صرف اپنے مریدوں کی "تسلی کے لئے" ایسا کیا تھا۔ عام اس سے کہ بستی غرق ہو جائے یا سلامت بچے۔ انہوں نے تو اس عقیدت کو قائم رکھنے کے لئے ایسا کیا۔ جو اُن کے مریدوں کے دل میں تھی۔ مگر "مونگھیر کا قادیانی" چاہتا تھا کہ "مولانا محمد علی کی عقیدت دلوں سے نکل جائے"۔ خلاصہ یہ کہ بلا سے خدا کی توحید کا خاتمہ ہو جائے مگر "مولانا محمد علی" کی عوام کے دلوں سے عقیدت نکلنے نہ پائے۔

اللہ اللہ خدا کے مامور کے انکار سے انسان کہاں سے کہاں جا گرتا ہے۔ ایک شخص خدا کی خدائی میں انسان کی پرستش ہوتے دیکھ کر کانپ اٹھتا ہے اور خدا سے چاہتا ہے۔ کہ سیلاب اب رکنے نہ پائے۔ خواہ اس کی لپیٹ میں اس کا مکان بھی کیوں نہ آ جائے۔ کیونکہ اب سیلاب کا رکنا مولوی محمد علی کے تصرف کا نتیجہ سمجھا جائے گا۔ اور اس طرح لوگ گمراہ ہوں گے۔ لیکن "زمزم" اپنی کوتہ بینی سے اس کی التجا کو مخلوق کے تباہ کر دینے کے مدعا سے تعبیر کرتا ہے۔ حالانکہ مولوی عبدالمجید صاحب مرحوم کا یہ فعل مخلوق کے ساتھ انتہائی ہمدردی کا نتیجہ تھا۔ کیونکہ ان کی دوربین نگاہوں نے اس مشرکانہ فعل کی تہ میں مستقبل قریب کے اس خطرناک انجام کا مشاہدہ کیا تھا۔ جب مخلوق دریا کے رک جانے کو مولوی محمد علی صاحب کا تصرف قرار دے کر توحید خداوندی جیسی نعمت کو بھول بیٹھتی۔ کیونکہ کچھ لوگ انہیں "حاضر و ناظر" ہونے کے علاوہ عالم الغیب بھی سمجھے بیٹھے تھے۔

مگر "زمزم" کو کیا معلوم۔ کہ توحید ذوالجلال کی قیمت مونگھیر کی ایک چھوٹی سی بستی سے کہیں زیادہ ہے۔ اور خدا تعالےٰ اپنی توحید کی خاطر ایک بستی تو درکنار بعض اوقات رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا کے مطابق ایک دنیا کو غرقاب کر سکتا ہے۔ چنانچہ بڑے بڑے فراعنہ و نماردہ نے اس کی توحید پر ہاتھ ڈالنا چاہا۔ لیکن اس کی غیرت نے ہمیشہ کے لئے ان کا بیڑا غرق کر دیا۔

پھر "زمزم" حضرت مولوی عبدالمجید صاحب مرحوم کے اس فعل کو "اسلام اور انسان دشمنی" قرار دیتا ہوا لکھتا ہے:۔ "معلوم ایسا ہوتا ہے کہ غریب قادیانی کی دماغی حالت کچھ اچھی نہ تھی۔ ورنہ وہ نہ تو جھنڈے کو شرک قرار دیتا۔ نہ اسلام دشمنی میں بستی کو غرق کر دینے کی تمنا کرتے۔ اور نہ اپنے مکان کو جو شاید چھپّر کی قسم کا ہو گا۔ غرق ہونے کی تمنا کرتے"۔ گویا "زمزم" کے نزدیک عقلمندی اور صحیح الدماغی کا معیار یہ ہے کہ کوئی شخص خواہ اپنی مکاریوں سے کتنا ہی جھوٹ کیوں نہ پھیلائے۔ مخلوق خدا کو کتنا ہی فریب کیوں نہ دے اور خدا کی پرستش سے منحرف کرا کر اپنی پوجا کیوں نہ کرانا شروع کر دے۔ کسی شخص کو اس میں خلل انداز نہیں ہونا چاہئیے۔ اور جو خلل انداز ہو اس کی "دماغی حالت اچھی نہیں" ہوتی۔

اس کے متعلق بجز اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ امر روحانیت سے متعلق ہے۔ اور اس کی قدر و قیمت کا اندازہ وہی کر سکتے ہیں۔ جنہیں توحید کی معرفت حاصل ہے۔ ورنہ وہ لوگ جو شرک خفی تو الگ رہا شرک جلی کے ارتکاب سے بھی نہیں ہچکچاتے۔ اگر ان ایمان افروز واقعات کا تمسخر نہ اڑائیں۔ تو اور کیا کریں؟

خاکسار:۔ مبارک احمد مونگھیری

از جمشید پور

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں

شریک ہونے والوں کو اطلاع

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا امتحان جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ ۲۶ نومبر ۱۹۳۹ء بروز اتوار ہو رہا ہے۔ رول نمبر بھجوائے جا چکے ہیں۔ قادیان سے باہر جن دوستوں کو سپروائزر مقرر کیا گیا تھا۔ ان کو پرچہ سوالات مع ہدایات بھجوا دیئے گئے ہیں۔ جگہ اور وقت کی تعیین کر کے وہ خود امتحان میں شریک ہونے والوں کو اطلاع کر دیں گے۔

قادیان میں مردوں کا امتحان تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں۔ اور خواتین کا نصرت گرلز ہائی سکول میں صبح نو بجے شروع ہو گا۔ امیدوار نوٹ کر لیں۔ اگر کسی کو رول نمبر ابھی تک نہ ملا ہو۔ تو فوراً دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

منافقین کے متعلق غیر مبایعین کی افترا پردازی

حوالہ پیش کرنے کا زبردست مطالبہ

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین اور ان کے ساتھیوں کی اخلاقی جرأت کا یہ حال ہے۔ کہ اول تو وہ دیدہ دلیری سے افترا پردازی کرتے ہیں اور جب ان سے اس جھوٹ کا ثبوت طلب کیا جائے تو چپ سادھ لیتے ہیں۔ اس کی متعدد مثالیں پیش کی جا چکی ہیں۔ ایک موٹی مثال یہ ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے لکھا:۔

"خود میاں صاحب خطبہ پر خطبہ دے رہے ہیں کہ قادیان میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ منافق بن چکے ہیں۔"

(پیغام صلح ۲۶ جولائی ۱۹۳۷ء)

اس تحریر کے دو ماہ بعد دیگر غیر مبایعین نے لکھا:۔

"خلیفہ قادیان نے فرمایا کہ قادیان میں پانچ سو منافقین ہیں اور خدا نے ان پانچ سو منافقین کی شکلیں بھی خلیفہ صاحب کو خواب میں دکھلا دیں۔"

(پیغام صلح ۱۲ ستمبر ۱۹۳۷ء)

اس کے بعد ہر کہ و مہ غیر مبایع نے "پانچ سو منافقین" کا ورد شروع کر دیا۔ تردید کی گئی۔ انہیں بار بار بتایا گیا کہ تمہارے یہ بیانات محض افتراء ہیں مگر وہ ایسی اندھی تقلید کے عادی تھے۔ کہ یہی رٹ لگاتے چلے گئے حتیٰ کہ ۱۴ ستمبر ۱۹۳۹ء کے پیغام صلح میں پھر یہی راگنی الاپی گئی۔

اس ساری دروغ بافی کا مقصد یہ تھا۔ کہ جماعت احمدیہ کے مقدس مرکز کو اس قسم کی اراجیف اور وسوسہ اندازیوں سے بدنام کیا جاسکے۔ اس لئے الفضل ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۹ء میں خاکسار نے ایک مضمون "قادیان میں منافقین کے متعلق غیر مبایعین کی افترا پردازی" کے عنوان سے شائع کیا۔ اور اس میں ان کے چھوٹوں اور بڑوں کو چیلنج کیا۔ کہ وہ اپنے امیر اور اس کے ساتھیوں کے بہتان یعنی "ہزاروں منافق" یا "پانچ سو منافقین" کا حوالہ پیش کریں۔ آج اس چیلنج پر ڈیڑھ ماہ گزر چکا ہے۔ مگر غیر مبایعین کی طرف سے صدائے برنخواست والا معاملہ ہے۔ میں ایک دفعہ پھر یاد دہانی کراتا ہوں۔ کہ کوئی غیرت مند غیر مبایع آگے بڑھے اور اپنے امیر سے دریافت کرے۔ کہ آپ نے تو "خطبہ پر خطبہ" کا ذکر کیا تھا۔ اب کسی ایک خطبہ سے ہی "ہزاروں منافق" کا لفظ دکھائیں؟ اگر وہ نہ دکھا سکیں تو ان کو مجبور کرے۔ کہ اس خطرناک غلط بیانی کے لئے معذرت شائع کریں۔ اور پیغام صلح میں اس کی تردید کریں۔

پھر دوسرے اکابر سے "پانچ سو منافقین" کا حوالہ دریافت کرے لیکن اگر وہ بھی خاموشی کے سوا کوئی جواب نہ دے سکیں تو پھر انہیں بھی مجبور کرے کہ وہ بھی معذرت شائع کریں۔ اور پیغام صلح میں اپنے افتراء کی تردید کریں۔

اگر ان باتوں میں سے کوئی بھی نہ ہو۔ تو بتایا جاوے کہ اگر ہم کہیں کہ غیر مبایعین میں اخلاقی جرأت کا فقدان ہے۔ وہ ایک مذہبی جماعت کہلا کر خطرناک غلط بیانی کرتے ہیں۔ اور مطالبہ ثبوت پر نہ ثبوت پیش کرتے ہیں۔ اور نہ اس غلط بیانی سے رجوع کرتے ہیں تو کیا ہمارا ایسا کہنا بے جا ہوگا؟ تھوڑا عرصہ انتظار کر کے پھر یاد دہانی کرائی جائے گی۔ خاکسار:۔ ابوالعطاء جالندھری

علامات تپدق وسل

اس نام کا ایک مفید رسالہ مرتبہ حکیم نیناں ناگ صاحب کو مل حسب ذیل پتہ سے مفت مل سکتا ہے۔ بھارت دواگھر چیمبرلین روڈ۔ لاہور۔

مجلس ارشاد کے زیر اہتمام تقریروں کا سالانہ مقابلہ

جامعہ احمدیہ۔ مدرسہ احمدیہ۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ مجلس ارشاد۔ مجلس خدام الاحمدیہ اور مجاہدین تحریک جدید قادیان کے دس نمائندے مقابلہ میں شامل ہوئے۔ پہلا مقابلہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب صدر مجلس ارشاد کی صدارت میں فی البدیہہ تقاریر کا ہوا۔ تقریروں کا معیار نہایت بلند تھا۔ اور ججز جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب۔ شیخ محمود احمد صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم اور مولوی عبد المنان صاحب عمر کے فیصلہ کی رو سے شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر اول۔ اور مولوی شریف احمد صاحب مولوی فاضل (نمائندہ خدام الاحمدیہ) دوم قرار پائے۔ ججز نے میاں فیاض احمد (متعلم تعلیم الاسلام ہائی سکول) اور میاں غلام باری صاحب (متعلم مدرسہ احمدیہ) کی تقاریر کو بھی پسندیدگی کی نظر سے دیکھا۔ دوسرے اجلاس میں مقررین نے مقررہ موضوعات (مندرجہ اخبار الفضل یکم نومبر ۱۹۳۹ء) پر شیخ محمود احمد صاحب ایڈیٹر الحکم کی صدارت میں تقاریر کیں۔ جس میں ایڈیٹر صاحب الفضل۔ اور چوہدری محمد یوسف صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر بطور جج تھے۔ ان کے فیصلہ کے مطابق میاں مصلح الدین صاحب (مدرسہ احمدیہ) اول اور شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر دوم قرار پائے۔ جلسہ کے اختتام پر حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے ذیل کے مستحقین کو انعام تقسیم کئے۔

مجموعہ میں اول:۔ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر (نمائندہ مجلس ارشاد)

دوم:۔ میاں مصلح الدین صاحب (نمائندہ مدرسہ احمدیہ)

فی البدیہہ تقاریر میں اول:۔ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر (نمائندہ مجلس ارشاد)

دوم:۔ مولوی شریف احمد صاحب مولوی فاضل (نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ)

مقررہ مضامین میں اول:۔ میاں مصلح الدین صاحب (نمائندہ مدرسہ احمدیہ)

دوم:۔ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر (نمائندہ مجلس ارشاد)

ان کے علاوہ میاں فیاض احمد اور میاں عبد الحی صاحب (نمائندہ مجاہدین) کو بھی انعامات دیئے گئے۔

خاکسار محمد ابراہیم سیکرٹری مجلس ارشاد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاقوت خالص

یاقوت خالص ایک عمدہ رسالہ ہے۔ جو پنجابی میں منظوم ہے۔ اس میں حقوق والدین۔ حق استاد۔ اور حقوق زوجین وغیرہ کو بہت عمدگی سے مثالیں دے کر بیان کیا گیا ہے حافظ ابو عبید اللہ مولانا غلام رسول صاحب وزیر آبادی کی تصنیف ہے۔ اس کی مقبولیت اس امر سے ظاہر ہے۔ کہ مولانا موصوف نے بار ہفتم اسے طبع کرایا ہے۔ اس رسالہ کی اشاعت دیہات میں بہت مفید ہو سکتی ہے۔ احباب حافظ صاحب سے منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ ناظر تعلیم و تربیت

احمدی نومسلم اصحاب کی فوری توجہ کے لئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی برکات میں سے ایک عظیم الشان برکت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں اور ہزاروں غیر مسلم اصحاب نے اسلام قبول کیا ہے۔ اور آب حیات کے اس چشمہ سے اپنے آپ کو سیراب کیا ہے۔

نظارت تالیف و تصنیف کا یہ ارادہ ہے۔ کہ تمام احمدی نومسلم اصحاب کے حالات کو محفوظ کر لیا جائے تا کہ آئندہ آنے والی نسلیں ان کے کوائف سے آگاہ ہو سکیں اس لئے تمام ایسے احباب سے گزارش ہے کہ وہ اپنے اپنے حالات جلد سے جلد مطلع فرما کر نظارت ہٰذا کو ممنون فرمائیں۔ (ناظر تالیف و تصنیف قادیان)

208

حکومت کو درخواستیں بھیجنے کا صحیح طریق

خالص مقامی نوعیت کے معاملات میں حکومت پنجاب کو براہ راست شکایتیں۔ عرضداشتیں اور درخواستیں بھیجنے کے متعلق رجحان بڑھ رہا ہے۔ جیسا کہ عوام کو پیشتر ازیں مطلع کیا جا چکا ہے۔ یہ طریقہ مسلمہ طریق کار کے مطابق نہیں ہے۔ اور اس سے حکومت کے کام میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ لہذا جملہ متعلقہ اشخاص کی واقفیت کے لئے اس طریق کار کی وضاحت کی جاتی ہے۔ جو عام طور پر اختیار کرنا چاہیئے۔

ڈپٹی کمشنر اپنے ضلع میں حکومت کا نمائندہ ہے۔ اور مقامی جماعتوں یا ضلع کے نظم و نسق سے متعلق معاملات کے بارہ میں شکایتیں یا درخواستیں سب سے پہلے اسے بھیجنی چاہئیں۔ اس کے بعد اگر ضرورت ہو۔ تو کمشنر کو لکھنا چاہیئے۔ اور صرف آخری چارہ کار کی صورت میں وزیر یا حکومت کے سیکرٹری سے خط و کتابت کرنا چاہیئے۔

عرضداشتوں۔ اور درخواستوں پر بالعموم حکومت غور نہیں کرے گی۔ تاوقتیکہ ان سے یہ ظاہر نہ ہو۔ کہ وہ مقامی حاکم مجاز کی خدمت میں سب سے پہلے بغرض کارروائی ارسال کی گئی تھیں۔

بے۔ ڈی۔ پنی۔ چیف سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب

درخواست ہائے دعاء

(۱) خواجہ عبدالحمید صاحب ضیاء ڈیرہ دون کے بھائی عرصہ چھ ماہ سے بیمار ہیں۔ اور ان کے والد بعارضہ گنٹھیا بیمار ہیں۔ (۲) عبدالرحمن صاحب محرر چونگی ایبٹ آباد کا بچہ چند روز سے عدم پتہ ہے۔ (۳) غلام رسول صاحب کانسٹیبل چھاؤنی جالندھر کے خلاف محکمانہ کارروائی ہو رہی ہے۔ ان سب کے لئے دعا کی جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کراؤن بس سروس

وقت کی پابندی اور آرام زیادہ اس کا پہلا اصول ہے

پہلی سروس صبح ڈلہوزی کے لئے ۱/۲ ۴ بجے جو کہ کسی جگہ نہیں ٹھہرتی ہے۔ باقی سولہ سروسیں ہر گھنٹہ کے بعد پٹھانکوٹ۔ ڈلہوزی۔ کانگڑہ۔ دھرم سالہ وغیرہ کو چلتی ہیں۔ گدیاں سپرنگ دار۔ لاریاں بالکل نئی مسافر کے لئے آرام دہ ہیں وقت کی پابندی کا خاص خیال ہے۔ شمالی ہندوستان میں واحد بس سروس ہے جو کہ وقت کی پابند ہے۔ قادیان کے سفر کرنے والے احباب ہمارے نمائندہ عبدالقدوس صاحب ایجنٹ اخبارات سے مزید معلومات حاصل کریں۔

مینجر کراؤن بس سروس متمولیت ریاض آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے مجرب نسخہ جات آپ کے شاگرد کی دوکان سے

نعمت الٰہی لڑکے پیدا ہونے کی دوائی۔ یہ دوائی مرد کو کھلائی جاتی ہے ایسا کون ہے جس کو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو۔ اس بہترین ثمر کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے۔ جس گھر میں نرینہ اولاد نہ ہو کیا امیر کیا غریب۔ ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے اداس غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور جن کو مولا کریم نے اولاد دی ہے۔ وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں۔ لہذا جن دوستوں کو اولاد کی ضرورت ہو وہ ارسطوئے زماں استاذی المکرم حضرت مولانا شاہی طبیب حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ کی مجرب لڑکے پیدا ہونے کی دوائی استعمال کرکے بے ثمری کا داغ دور کریں۔ مکمل خوراک چھ روپے علاوہ محصولڈاک دواخانہ معین الصحت قادیان سے ملتی ہے۔

قبض کشا گولیاں۔ قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے۔ اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالےٰ محفوظ و امن میں رکھے۔ آمین دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور نسیان غالب۔ ضعف بصر۔ دھند۔ کرے آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں سوجتے ہیں۔ کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ جگر تلی۔ کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آ موجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کے لئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو کھا کر سو جائیں۔ صبح کو اجابت کھل کر آتی ہے۔ اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یکصد گولی ۱؎

مقوی دانت منجن۔ اگر آپ کے دانت کمزور ہیں۔ مسوڑوں سے خون یا پیپ آتی ہے منہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ دانت ہلتے ہیں ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے۔ ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ تو ان امراض کے لئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ دانت مضبوط ہو کر موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ قیمت دو اونس شیشی ۱۲

تریاق گردہ:۔ درد گردہ ایسی موذی بلا ہے کہ الاماں جس کو ہوتا ہے وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے۔ اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے اسوقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے اس کیلئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بے حد اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اس کی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو خواہ مثانہ میں ہو۔ خواہ جگر میں ہو سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے۔ جب کنکر گھر گھر کر باریک ہو جاتا ہے۔ اور اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا ہے۔ تو بذریعہ پیشاب خارج ہوتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس (عہ)

حب نظامی (رجسٹرڈ) یہ گولیاں موتی مشک۔ زعفران کشتہ یشب عقیق مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت غریزی کو بڑھانے میں بیحد اکسیر ہیں جس پر انسان کی صحت کا دارومدار ہے۔ طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت و توانائی کی دوست ہیں۔ دل و دماغ جگر سینہ گردہ و مثانہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت کے مایوسوں کے لئے تحفہ خاص ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی چھ روپے (۶ے)

المشتہر: حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نورالدین اعظم رحمۃ اللہ علیہ دواخانہ معین الصحت قادیان۔

لنڈن ۱۹ رنومبر۔ آج شام کو ایسٹ کے ساحل پر ہوائی حملہ کے خطرہ کے پیش نظر خطرہ کا الارم کیا گیا۔ لیکن ۲۰ منٹ بعد خطرہ دور ہونے کا اعلان کر دیا گیا۔

معلوم ہوا ہے سکاٹ لینڈ کے نظربندوں کے کیمپ سے جو جرمن قیدی گزشتہ رات بھاگ گئے تھے۔ گرفتار کر لئے گئے ہیں واضح رہے کہ یہ جرمن قیدی ایک آبدوز کی غرقابی کے بعد بچا لئے گئے تھے۔

الہ آباد ۱۹ رنومبر۔ آج دو بجے دوپہر آنند بھون میں بابو راجندر پرشاد کی صدارت میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس شروع ہو گیا۔ اجلاس تین دن رہے گا۔ مئی ۱۹۳۷ء میں بھی اسی قسم کے حالات میں اس جگہ میٹنگ ہوئی تھی۔ اس وقت کانگرس نے گورنروں سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ وہ اس شرط پر عہدے قبول کرنے کے لئے تیار ہے۔ کہ وہ وزارتوں کے کام میں دخل نہ دینے کی گارنٹی دیں گورنروں کے انکار پر عارضی وزارتیں قائم ہو گئیں آج بھی کانگرسی وزارتیں مستعفی ہو چکی ہیں اور مئی ۱۹۳۷ء جیسی حالت پیدا ہو رہی ہے۔ اس لئے اس اجلاس کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔ باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ اجلاس میں کوئی ایسا اہم فیصلہ نہیں ہوگا جس کے نتائج خطرناک ہوں۔

لنڈن ۱۹ رنومبر۔ گزشتہ رات ریڈیو سے یہ پیغام براڈکاسٹ کیا گیا کہ اٹلی ریاست ہائے بلقان میں روس کے اثر و رسوخ کو برداشت نہیں کرے گا۔ اور اگر اس سلسلہ میں کوئی کوشش کی گئی تو روس کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑیگا۔ اور وہی طاقتیں جنہوں نے اٹلی اور سپین میں کمیونزم کا مقابلہ کیا تھا بلقان میں بھی اس کا مقابلہ کریں گی۔

پراگ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ چیک انتدابی کے پریذیڈنٹ سے جرمن خفیہ پولیس نے وہ سرٹیفکیٹ چھین لیا ہے جس کے ذریعہ انہیں چیک علاقہ میں دورہ کرنے کا اختیار حاصل تھا۔ اور اسے انتظامیہ بہانہ سے ایک قلعہ میں نظربند کر دیا گیا ہے۔ اس کارروائی کی وجہ یہ بیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

کی جاتی ہے۔ کہ پریذیڈنٹ مذکور نے چیکوسلواکیہ میں فوجی بھرتی کے متعلق ایک حکم پر دستخط کرنے کے لئے برلن جانے سے انکار کر دیا تھا۔

معلوم ہوا ہے۔ گزشتہ چند دنوں کے اندر چیکوسلواکیہ میں میونک کے حادثہ بم کے متعلق بہت سے پمفلٹ تقسیم کئے گئے ہیں۔ جن میں لکھا ہے کہ میونک کا حادثہ بم جرمن خفیہ پولیس کی سرگرمیوں کا نتیجہ ہے جس کی غرض محض یہ ہے کہ اس طرح اتحادیوں کو بدنام کیا جائے۔ پمفلٹوں میں اتحادیوں کے کاز کی زبردست حمایت کی گئی ہے اور جنگ کے متعلق مسٹر چیمبرلین۔ ایم ڈلاڈیئر اور ڈاکٹر بینش کی تقریروں کے اقتباسات دیئے گئے ہیں۔

ایک اطلاع مظہر ہے کہ ۱۷ رنومبر کو نازی پولیس نے پراگ پر چھاپے مار کر ۱۲۰۰ کے قریب چیک طلباء کو زیر حراست کر لیا اور رہا ہو جوہر جگہ یہ کارروائی سرکاری طور پر کی جا رہی ہے۔ نازی اخبار وں کو ان خبروں کی اشاعت کی اجازت نہیں۔ پراگ اور برلن کے درمیان ٹیلیفون کا سلسلہ بھی منقطع کر دیا گیا ہے۔ غرض چیکوسلواکیہ میں سخت بے چینی پھیل گئی ہے۔

منڈی بہاؤالدین ۱۸ رنومبر۔ موضع سیدا میں مسلمانوں کی دو پارٹیوں میں لڑائی ہو گئی۔ جس میں چھویوں اور بندوقوں کا استعمال کیا گیا۔ دو آدمی ہلاک ہو گئے ہیں۔ اور ۱۲ زخمی ہوئے۔

کراچی ۱۹ رنومبر۔ معلوم ہوا ہے سندھ کے وزیر اعظم اور وزیر پبلک ورکس کو خون سے لکھے ہوئے دو گمنام خط موصول ہوئے ہیں۔ جن میں منزل گاہ ایجی ٹیشن کے متعلق ان کے رویہ پر سخت نکتہ چینی کرتے ہوئے انہیں قتل کی دھمکی دی گئی ہے۔

پیرس ۱۸ رنومبر۔ جرمنی میں ایک نیا قانون جاری ہوا ہے جس کا اثر ان یہودیوں پر پڑے گا۔ جو جرمن کارخانوں میں کام

پر لگائے گئے ہیں۔ ان کی پیٹھوں پر گرم لوہے کی ایک مہر سے نشان لگا دیا جاتا ہے۔ جس میں لکھا ہوتا ہے "یہ یہودی غلامی کرنے کے قابل ہے"۔ اس وقت سارے کارخانوں اور کیمپوں میں اس قانون پر عمل ہو رہا ہے۔

لنڈن ۸ رنومبر۔ معلوم ہوا ہے جنرل فرانکو نے ایک اعلان عام کے ذریعہ ان تمام پولیٹیکل جلاوطنوں کو جن کی تعداد ۲½ لاکھ ہے جو آج کل فرانس میں ہیں سپین واپس آجانے کی اجازت دیدی ہے اور انہیں عام معافی کا بھی مستحق قرار دیدیا ہے اس نے اپیل کی ہے کہ اب ری پبلکین وطن پرستوں کو اپنے ملک میں واپس آکر امن سے رہنا چاہیئے۔

جرمن فریڈم سٹیشن سے ہٹلر کی ایک دو سال قبل کی تقریر براڈکاسٹ کی جاتی ہے جو اس نے بالشویکوں کے خلاف کی تھی ایسی تقریروں سے جرمنی میں ہٹلر کے خلاف جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ کیونکہ اب اس نے بالشویکوں کے خلاف جارحانہ اقدام ختم کر دیا ہے کمیونسٹ قیدیوں کو رہا کر دیا ہے اور اشتراکی پروپیگنڈا کے خلاف جو قوانین تھے انہیں بھی واپس لے لیا ہے اور سٹالین سے دوستی پیدا کر لی ہے

دہلی ۱۹ رنومبر۔ لنڈن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ آئندہ چند روز میں برطانوی اسلحہ کے کارخانوں میں کام کرنے کے سلسلہ میں ۲۰ ہزار عورتوں اور لڑکیوں کو بھرتی کیا جانے والا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جنگ کے متعلق کاروبار کے سلسلہ میں عورتوں کے لئے دس لاکھ آسامیاں پیدا کرنے کی جو تجویز طے ہوئی ہے۔ اس کے سلسلہ میں یہ پہلی بھرتی ہوگی۔

لاہور ۱۹ رنومبر۔ پنجاب اسمبلی کا اجلاس کل شروع ہو رہا ہے پچھلے دنوں ۲۰۰ کے قریب اخبارات نے ضمانت کی طلبی کے متعلق جو بیان دیا تھا۔ اس کے پیش نظر کل لالہ

دیش بندھو گپتا پنجاب اسمبلی میں ایک تحریک التوا پیش کر رہے ہیں۔

پیرس ۱۹ رنومبر۔ ایک جنگی بیان مظہر ہے کہ رات کے وقت مغربی محاذ پر کوئی اہم واقعہ رونما نہیں ہوا۔

کراچی ۱۸ رنومبر۔ معلوم ہوا ہے سندھ گورنمنٹ نے منزل گاہ کی عمارت کو مسلم لیگیوں سے زبردستی خالی کرانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس کے بعد عمارت کے اردگرد خاردار تاریں لگائی جائیں گی۔ جن میں بجلی کی رَو چھوڑ دی جائے گی۔ تاکہ کوئی عمارت کے اندر داخل ہونے نہ پائے۔ معلوم ہوا ہے۔ اس مقصد کے لئے گورنمنٹ نے ۹۰۰ روپیہ منظور کیا ہے۔

بمبئی ۱۹ رنومبر آج آل انڈیا ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس مسٹر ساورکر کی صدارت میں شروع ہوا۔ معلوم ہوا ہے کمیٹی نے ایک ریزولیوشن میں وائسرائے کی اعلان کردہ مشاورتی کمیٹی کی حمایت کی ہے بشرطیکہ اسے فیڈرل منسٹری سمجھا جائے۔

کلکتہ ۱۹ رنومبر۔ "قاہرہ شہر" نامی جہاز یہاں پہنچا ہے جس کے مسافروں نے برطانوی تباہ کن جہازوں اور جرمن آبدوزوں میں خوفناک جنگ دیکھی۔ ایک مسافر نے بیان کیا کہ ہم ۱۶ راکتوبر کو لورپول سے روانہ ہوئے ہمارے ساتھ ۴۰ جہاز تھے۔ ۱۷ راکتوبر کو ایک آبدوز دیکھی گئی۔ جس پر تباہ کن جہازوں نے حملہ کر دیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ ایک اور آبدوز کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ جبرالٹر پہنچ کر برطانوی تباہ کن جہازوں کی جگہ فرانسیسی تباہ کن جہازوں نے لی۔ خطرہ کی وجہ سے کئی مرتبہ جہاز کو اصل راستے سے ہٹا لیا جاتا۔ تمام مسافروں کو بچاؤ کے لئے پیٹیاں مہیا کی گئی تھیں علاوہ ازیں جان بچانے والی کشتیاں ہر وقت تیار رہتی تھیں۔ ہر رات جہاز میں اندھیرا کر دیا جاتا تھا۔

لنڈن ۱۹ رنومبر۔ ترکی کا ایک تجارتی وفد عنقریب انگلستان آنے والا ہے جس کا مقصد انگلستان سے تجارتی اور مالی مسائل پر بات چیت کرنا ہے ترکی کی وزارت خارجہ کا سکرٹری

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah